ملازم کو نماز پڑھنے کے لیے کتنے ٹائم کی چھٹی دینا مالک پر لازم ہے؟

ریفرنس نمبر:Aqs 1715

تاریخ:28-10-2019

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک شخص کپڑے کی دکان پر وقت کا اجیر ہے۔ مالک پر لازم ہوتا ہے کہ وہ اپنے ملازم کو فرض نماز کے لیے چھٹی دے، آپ سے پوچھنا یہ ہے کہ کتنے ٹائم کے لیے چھٹی دینا مالک پر لازم ہے؟یعنی نماز میں اگر اوسطاً15، 20منٹ لگتے ہوں اور وہ ملازم دعائے ثانی ہو جانے کے بھی 15 سے 20منٹ بعد آتا ہو اور40، 50پچاس منٹ لگاتا ہو، تو کیا ایسا کرنا اُس کے لیے جائز ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

پوچھی گئی صورت میں ایک نماز کے وقت کے لیے اوسطاً جتنا وقت لگتا ہے، اتنے وقت کے لیے ہی نماز کے لیے وہ ملازم جاسکتا ہے۔اجارہ وقت میں نماز کے لیے40، 50منٹ لگانا تو درکنار، سنتِ مؤکدہ کے علاوہ نوافل پڑھنا بھی اس کے لیے مالک کی اجازت کے بغیر جائز نہیں ہے۔ اگر نوافل پڑھنے یا کسی اور کام میں وقت لگائے گا، تو اس وقت کی اجرت کا مستحق نہیں ہو گا، کیونکہ وہ شخص اجیر خاص ہے اور اجیر خاص کو مستاجر (یعنی مالک) کی اجازت کے بغیر اجارے کے وقت میں اپنا ذاتی کام کرنے اور نوافل پڑھنے کی اجازت نہیں ہوتی۔

اجیر خاص کی تعریف کے متعلق درمختار میں ہے:" والثاني وھو الأجیر الخاص ویسمی أجیر وحد وھو من یعمل لواحد عملا مؤقتا بالتخصیص ویستحق الأجر بتسلیم نفسه في المدة وان لم یعمل کمن استؤجر شھرا للخدمة" ترجمہ:(اجیر کی دو قسموں میں سے) دوسری قسم اجیر خاص ہے اور اس کا نام اجیر وحد بھی ہے۔اجیر خاص وہ شخص ہوتا ہے کہ جو کسی ایک شخص کے لیے خاص ہو کر وقت کے ساتھ مقرر کام کرے۔ مدت کے دوران اپنے آپ کو مستاجر (یعنی مالک) کے سپرد کرنے سے یہ اجرت کا مستحق ہوتا ہے اگرچہ کام نہ بھی کرے۔ جیسا کہ کسی شخص کو ایک مہینے کے لیے خدمت کے لیے اجیر رکھا۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الاجارہ، مبحث الاجیر الخاص، جلد6، صفحہ69، مطبوعہ بیروت)

اجیر خاص کے حکم کے متعلق درمختار میں ہے:" ولیس للخاص أن یعمل لغیرہ ولو عمل نقص من أجرته بقدر

ماعمل" ترجمہ: اجیر خاص کے لیے جائز نہیں ہے کہ وہ کسی دوسرے کا کام کرے، اگر کرے گا، تو جس قدر اُس کا کام کیا، اس قدر اس کی اجرت سے کٹوتی کی جائے گی۔

اس کے تحت رد المحتار میں ہے: "بل ولا أن یصلي النافلة قال في التتارخانیة: وفي فتاوی الفضلي وإذا استأجر رجلا یوما یعمل کذا فعلیه أن یعمل ذلک العمل الی تمام المدة ولا یشتغل بشيء آخر سوی المکتوبة" ترجمہ: بلکہ وہ نوافل بھی نہیں پڑھ سکتا۔ تتار خانیہ میں فرمایا کہ فتاویٰ فضلی میں ہے: اسی طرح جب کسی بندے کو ایک دن کے لیے اجیر رکھا، تو اس (اجیر) پر لازم ہے کہ وہ مدت مکمل ہونے تک اس کا کام کرتا رہے اور فرض نمازوں کے علاوہ کسی اور چیز میں مشغول نہ ہو۔

(درمختار مع ردالمحتار، کتاب الاجارہ، باب ضمان الاجیر، جلد6، صفحہ70، مطبوعہ بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے: " اجیر خاص اُس مدت مقرر میں اپنا ذاتی کام بھی نہیں کر سکتا اور اوقاتِ نماز میں فرض اور سنت مؤکدہ پڑھ سکتا ہے، نفل نماز پڑھنا اس کے لیے اوقات اجارہ میں جائز نہیں۔"

(بہارِ شریعت، حصہ14، جلد3، صفحہ161، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اجیر خاص کے اپنے ذاتی کام یا نفل نماز میں مشغول ہونے کے وقت کی اجرت کے متعلق سیدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا الشاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاویٰ رضویہ میں فرماتے ہیں: "اجیر خاص پر وقت مقررہ معہود میں تسلیم نفس لازم ہے اور اسی سے وہ اجرت کا مستحق ہوتا ہے، ہاں اگر تسلیم نفس میں کمی کرے، مثلا: (کام پر) حاضر تو آیا، لیکن وقت مقرر خدمت مفوضہ کے سوا اور کسی اپنے ذاتی کام اگرچہ نماز نفل یا دوسرے شخص کے کاموں میں صرف کیا کہ اس سے بھی تسلیم منتقض ہوگئی، بہر حال جس قدر تسلیمِ نفس میں کمی کی ہے، اتنی تنخواہ وضع ہوگی۔ ملخصاً"

(فتاویٰ رضویہ، جلد19، صفحہ506، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــہ

مفتی محمدقاسم عطاری

28صفر المظفر 1441ھ/28اکتوبر 2019ء

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے